شفیق الرحمٰن

- پیدائش : نومبر ۱۹۲۰ء کلانور (پنجاب، ہندوستان)
- وفات : مارچ ۲۰۰۰ء راولپنڈی
- تصانیف : کرنیں، شگوفے، لہریں، مدوجزر، پرواز، پچھتاوے، حماقتیں، مزید حماقتیں

مجبوریاں

حاصلاتِ تعلّم

یہ سبق پڑھ کر طلبہ: (۱) علمی یا ادبی گفتگو سُن کر محظوظ ہوسکیں اور اس کے محاسن کی تفہیم کرسکیں۔ (۲) کسی نثر پارے کو سُن کر اس میں پوشیدہ/موجود محاسن بیان کرسکی۔ (۳) پیشہ ورانہ ضرورتوں کی تحریریں پڑھ سکیں۔ (۴) روزمرّہ زندگی کے مسائل کے حوالے سے اپنے جذبات و خیالات اور مافی الضمیر کا اظہار زبانی تحریر کرسکیں۔

میرے ایک دوست جو موٹروں کے ورکشاپ کے مالک تھے اور مدت سے موٹروں کا علاج معالجہ کررہے تھے، موٹریں اور پرزے ان کے دماغ پر اس قدر چھاگئے تھے کہ بعض اوقات وہ سوتے سوتے چلّا کر کہتے : ”بریکیں لگاؤ۔ سٹارٹ کرو۔“

ایک دفعہ ہم دونوں اونٹ پر سوار ہوئے۔ میں آگے تھا اور مہار ہاتھ میرے میں تھی۔ ہم ایسی جگہ سے گزر رہے تھے جہاں پانی ہی پانی تھا۔ اونٹ کچھ تیز ہوگیا۔ ایک جگہ تو پھسلتے پھسلتے بچا۔ میرے دوست گھبراکر بولے : ”بھئی اونٹ کو نمبر ٹو میں لے آؤ۔“ ایک وقفے کے بعد بولے : ”میرا مطلب ہے ذرا آہستہ چلاؤ۔“

اس اونٹ کی طبیعت میں کچھ ایسی بے نیازی تھی کہ جو ہدایات میں اسے دیتا وہ ذرا پروانہ کرتا۔ جب ہم اسے روکنا چاہتے تو وہ رکتا ہی نہ۔ ایک جگہ مرے دوست بولے ”اس اونٹ کی بریکیں خراب ہیں۔۔۔“ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ جلدی سے بولے : ”یعنی اسے روکنا چاہو تو بہت دیر میں رُکتا ہے۔“ اور ساتھ ہی ایسی نگاہوں سے مجھے دیکھا گویا کہہ رہے ہوں کہ میں مجبور ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اونٹ میں گیئر نہیں ہوتے نہ بریکیں ہوتی ہیں۔ لیکن میں اپنی عادت سے مجبور ہوں۔

بچوں کے متعلق ایک دوست نے قصہ سنایا۔ ان کے دو چھوٹے بچے حسبِ معمول اپنی ساری کوششیں اس جدوجہد میں صرف کرتے تھے کہ اُنھیں کہیں کوئی پڑھا نہ دے۔ حساب سے تو وہ خاص طور پر متنفّر تھے۔ آخر میرے دوست عاجز آگئے اور اُنھوں نے استاد کے لیے اخبار میں اشتہار نکلوا دیا۔ ایک استاد آئے اور بڑی استادی سے انھوں نے بچوں کی پسند اور ناپسند کا پتا چلایا۔ بچوں کو خرگوش بے حد پسند تھے۔ چناں چہ وہ چھے خرگوش لے کر بچوں کے پاس پہنچے۔ خرگوش دیکھ کر بچے بہت خوش ہوئے اور ان سے کھیلنے لگے۔ استاد بولے :

"بچو ! بھلا بتاؤ تو سہی یہ کتنے ہیں ؟ " ایک بچے نے گن کر کہا : "چھے۔" اُنھوں نے تین خرگوش چھپا لیے، پھر پوچھا : "اور اب کتنے باقی رہ گئے ؟ " بچے نے پھر گنا اور کہا : "تین۔" یکایک چھوٹا بچہ بڑے کو ایک طرف لے گیا اور اس کے کان میں کہنے لگا : "خبردار! میرے دل میں شبہ سا ہے۔ ہوش یار رہنا، کہیں یہ آدمی باتوں باتوں میں حساب نہ پڑھا دے۔"

ایک بہت بڑے فلاسفر تھے جنھوں نے ایک کتب فروش کو یہ خط لکھا تھا:

"جناب من !

اوّل تو میں نے کتاب آپ سے ہر گز نہیں منگوائی۔ اگر منگوائی تھی، تو آپ نے ہر گز نہیں بھیجی۔ اگر آپ نے بھیجی تھی تو مجھے بالکل نہیں ملی۔ اگر مجھے ملی تھی تو میں نے قیمت ادا کردی تھی اور اگر میں نے قیمت نہیں ادا کی تو آپ سے جو کچھ بھی ہوسکتا ہے کرلیجیے۔ اُمید ہے آپ بہ خیریت ہوں گے۔ فقط۔"

ایک مرتبہ وہ کسی حجام کی دکان پر حجامت کرارہے تھے۔ دفعتہً کوئی سڑک پر چلّایا : "میاں عبدالقدوس صاحب! میاں عبدالقدوس صاحب!! آپ کے مکان کو آگ لگ گئی۔" وہ تڑپ کر اٹھے، حجام کو پرے دھکیلا۔ گلے کا سفید کپڑا ایک طرف دے مارا، صابن کا جھاگ ایک اور صاحب پر پھینکا۔ دو گاہکوں سے بری طرح ٹکرائے۔ سڑک پر کودے، پھسلے، گرے، پھر اٹھے، ایک دہی بڑے والے سے ٹکرائے، اچھل کر بھاگے، کچھ دور جاکر رک گئے اور سر کھجانے لگے۔ پھر شرمندہ ہوکر بولے : "اُفّوہ! میں بھی کیا ہوں، بھلا میرا نام عبدالقدوس کہاں ہے ؟"

ایک بوڑھے پینشنر کی پینشن بند ہو گئی۔ جنوری سے جون تک کچھ نہ ملا۔ آخر تنگ آ کر اس نے اوپر خط لکھا، وہاں سے جواب آیا کہ کاغذات کے مطابق آپ کا کئی ماہ سے انتقال ہوچکا ہے اس لیے پینشن بند کر دی گئی ہے۔ اُس نے لکھا کہ جنابِ من میں تو باقاعدہ زندہ ہوں۔ جواب آیا کہ آپ سرٹیفکیٹ بھیجیے۔ یہ ضلع کمشنر کے پاس گیا۔ کمشنر بڑا ہنسا اور سرٹیفکیٹ لکھ دیا کہ میں فلاں صاحب کو اپریل سے دیکھ رہا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں کہ یہ زندہ ہیں۔ نیچے جون کی کوئی تاریخ لکھ دی۔ پنشنر نے وہ سرٹیفکیٹ اور ایک خط اوپر بھیج دیا۔ اگلے ہفتے پنشن آگئی ساتھ ہی ایک خط جس میں لکھا تھا : "جنابِ من! آپ کے سرٹیفکیٹ کے مطابق اپریل، مئی اور جون کی پینشن ارسال ہے۔ بہ راہِ کرم ایک اور سرٹیفکیٹ ارسال فرمایئے کہ آپ اسی سال جنوری، فروری اور مارچ میں بھی زندہ تھے تاکہ آپ کی بقیہ پینشن بھی بھیج دی جائے۔"

آپ کسی کالج یا سکول کے اسٹاف روم میں جا بیٹھیے۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد بغیر کسی تعارف کے آپ ہر ٹیچر یا پروفیسر کو پہچان لیں گے۔

ایک مرتبہ میں ایک تقریب میں گیا اورمیں نے ذرا سی دیر میں سب کو پہچان لیا۔ باتیں ہورہی تھیں ۔ جغرافیے کے پروفیسر نے کسی جگہ کے متعلق دریافت کیا۔ جب اُنھیں اس جگہ کی آب و ہوا بتائی گئی تو مسکرا کر بولے : "تو یوں کیوں نہیں فرماتے کہ بُحیرۂ روم کے خطے جیسی آب و ہوا ہے۔" تاریخ کے پروفیسر

بولے : ”ایمان کی بات تو ہے کہ یہاں وہی سلوک ہونا چاہیے، جو سکندر نے پورس کے ساتھ کیا تھا۔“

ریاضی کے پروفیسر فی صدی کے سِوا بات ہی نہ کرتے تھے۔ مثلاً : ”ہندوستان میں اسّی فی صد آدمی چڑچڑے ہیں۔ افغانستان میں ساٹھ فی صد آدمی چھینکیں مارتے رہتے ہیں۔ عرب میں نوّے فی صد آدمی بات بات پر لاحول پڑھتے ہیں۔“

اُنھوں نے فلاسفی کے پروفیسر پر چوٹ کی، وہ چڑ گئے اور بحث ہونے لگی۔ ریاضی کے پروفیسر بولے : ”ریاضی ایک سچا علم ہے۔ اس میں صداقت ہے کیوں کہ منھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔مثال کے طور پر اگر ایک آدمی ایک کمرہ دس روز میں بناسکتا ہے تو دس آدمی اس کمرے کو ایک روز میں بناسکتے ہیں۔“

فلاسفی کے پروفیسر کچھ دیر حساب لگاتے رہے، پھر بولے : ”اگر دس آدمی اس کمرے کو ایک روز میں بناسکتے ہیں تو ۲۴۰ آدمی ایک گھنٹے میں بناسکتے ہیں۔ ۱۴۴۰۰ آدمی ایک منٹ اور ۸۶۴۰۰ آدمی اسی کمرے کو بہ خوبی ایک سیکنڈ میں بنالیں گے۔“ ”ہندوستان میں اسّی فی صد آدمی چڑچڑے ہوتے ہیں“۔ ریاضی کے پروفیسر کِھسیانے ہو کر بولے۔

ہمارے کالج میں ایک ماہرِ اقتصادیات تھے۔ ایک دن ہم نے ان کا اشتہار اخبار میں پڑھا، جو اُنھوں نے نوکر کے لیے دیا تھا۔ اشتہار کا ایک ایک لفظ چِلّا چِلّا کر اقتصادیات پنے کی شکایت کررہا تھا۔

(ماخوذ از : پرواز) شفیق الرحمٰن

مشق

سوال نمبرا : درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) موٹر ورکشاپ کا مالک اپنی کِس عادت سے مجبور تھا؟

(ب) حجامت کرانے والے صاحب کیوں شرمندہ ہوئے؟

(ج) فلاسفر کے خط سے ان کی کون سی عادت ظاہر ہوتی ہے؟

(د) مصنف نے تقریب میں موجود افراد کو ذرا سی دیر میں کیسے پہچان لیا؟

(ہ) سبق ”مجبوریاں“ سے اپنی پسند کا مزاحیہ واقعہ منتخب کرکے لکھیے۔

سوال نمبر۲ : مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع اور واحد تحریر کیجیے:

خیالات	درجہ	قصص	تقاریب	مکان	کتب	مثال

سوال نمبر۳: درج ذیل عبارت کی تشریح کیجیے:

"جنابِ من ! آپ کے سرٹفکیٹ کے مطابق اپریل، مئی اور جون کی پینشن ارسال ہے۔ بہ راہِ کرم ایک اور سرٹفِکیٹ ارسال فرمائیے کہ آپ اسی سال جنوری، فروری اور مارچ میں بھی زندہ تھے تاکہ آپ کی بقیہ پینشن بھی بھیج دی جائے۔"

سوال نمبر۴: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) اونٹ میں نہیں ہوتے:

(الف)پاؤں (ب)منھ (ج)دم (د) گیئر

(۲) بچوں کو تعلیم دینے کے واسطے استاد لے کر آیا:

(الف)بھیڑیں (ب)کبوتر (ج)طوطے (د)خرگوش

(۳) اگر ایک دن میں ایک کمرہ دس آدمی بناسکتے ہیں تو وہی کمرہ ایک گھنٹے میں بناسکتے ہیں:

(الف)۲۴۰ آدمی (ب)۱۲۰ آدمی (ج)۸۰ آدمی (د)۶۰ آدمی

(۴) کمشنر نے لکھ دیا:

(الف)خط (ب)مضمون (ج)سرٹفکیٹ (د)کالم

(۵) کتب فروش کو خط لکھا تھا :

(الف)ریاضی کے پروفیسر نے (ب)افسانہ نگار نے

(ج)مصنف نے (د)فلاسفر نے

سرگرمیاں

- طلبہ اردو کے مشہور مزاح نگاروں کی تحریریں تلاش کرکے کمرۂ جماعت میں ساتھی طلبہ کو سنائیں گے۔

برائے اساتذہ

- طنز اور مزاح کا باہمی فرق طلبہ کو بتائیے۔
- پہلے طلبہ کو عبارت فہمی کا موقع دیجیے پھر تقریری طریقہ اختیار کرتے ہوئے موثر اور تعمیری بازرسی فراہم کیجیے۔